# Aligarh Journal of Interfaith Studies

AJIS

**Peer Reviewed, , Open Access International Journal**

**ISSN: 2582-7553 | Impact Factor | ESTD Year 2020**

ABOUT us | CURRENT ISSUE | ACHIEVES | INDEXING | SUBMIT PAPER | AUTHOR GUIDE | CONTACT


# انسانی حقوق اور سیرت نبویؐ


## صفیہ رضوانہ

ریسرچ اسکالر, شعبہ سنی دینیات، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ



**ARTICLE DETAILS**

**Article History**

Published Online: _Published_

**Keywords**: Archaeology, Holy Books, Biblical



**ABSTRACT**

آج دنیا میں انسانی حقوق کے حوالے سے سب سے زیادہ گفتگو ہو رہی ہے، دنیا کی تمام اقوام کے ذرائع ابلاغ میں اصحاب علم و دانش اسی موضوع پر سب سے زیادہ گفتگو کر رہے ہیں کہ دنیا میں انسانوں کو کیا کیا حقوق حاصل ہونے چاہیے کون سے حقوق انہیں حاصل ہیں اور کن حقوق سے وہ محروم ہیں۔ میں آج کی گفتگو میں تاریخی حقائق کی بنیاد پر یہ بات واضح کرنا چاہوں گا کہ انسانی حقوق کا تصور سب سے پہلے اسلام نے پیش کیا تھا جس کی عملی شکل جناب نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں ملتی ہے۔ معاشرے میں انسانی حقوق کے احترام اور تحفظ کا جو عملی نمونہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم اور حضرات خلفائے راشدین نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے، دنیا کا کوئی اور نظام اس کی مثال پیش




© 2020Copyright AJIS

ISSN:2582-7553

International Peer-Reviewed Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

| | |
|---|---|
| کرنے سے قاصر ہے۔<br><br>**حقوق انسانی کا معنی:** یہ دو کلموں سے مرکب ہے حقوق جو حق کی جمع ہے وہ چیز جو ثابت ہو (کسی فرد یا جماعت کے لئے) انسانی انسان کی طرف منسوب ہے، انسان کی تعریف وہ جاندار یعنی جسم و روح والا جو قادر الکلام ہو۔<br>**حقوق انسانی کا مفہوم:** انسان اس دنیا میں تنہا نہیں رہ سکتا، وہ دوسروں کے ساتھ مل جل کر رہنے پر مجبور ہے، اپنی ضروریات زندگی کی تکمیل اور آفات و مصائب کے ازالہ کے سلسلہ میں دوسرے انسانوں کے تعاون کا محتاج ہے، اس قضیہ کے پیش نظر ہر انسان کا یہ عقلی و طبعی حق بنتا ہے کہ دوسرا اس کی مدد کرے، اس کے حقوق و فرائض کا لحاظ رکھے | |

## اسلام میں حقوق کا تصور:

اسلام میں حقوق کا تصور کیا ہے؟ حضرت سلمان فارسیؓ نے ایک موقع پر اپنے میزبان سے فرمایا ان الربک علیک حقاً و لنفسک علیک حقا ولا ھلک علیک حقاً ( و فی روایۃ: ولزورک علیک حقا) فاعط کل ذی حق حقہ ۱ـــ کہ تیرے رب کے ساتھ تجھ پر حق ہیں، تمہارے نفس کا تجھ پر حق ہے، تمہاری بیوی کا تجھ پر حق ہے، آنے جانے والے مہمانوں کا بھی تجھ پر حق ہے، پس ہر حق والے کو اس کا حق ادا کرو۔ حضورؐ کے پاس جب حضرت سلمان فارسیؓ کی اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے فرمایایا صدق سلمان کہ سلمان نے جو کہا سچ کہا چنانچہ اسلام میں حقوق کا بنیادی تصور حضرت سلمان فارسی کا یہ جملہ ہے اعط کل ذی حق حقہ کہ ہر حقدار کو اس کا حق ادا کرو۔

ISSN:2582-7553



International Peer-Reviewed Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

AJIS

## حقوق اللہ اور حق العباد:

نبی کریم ﷺ جب مبعوث ہوئے تو سر زمین عرب میں اس حوالے سے دو انتہائیں تھی، ایک طرف رہبانیت تھی کہ اللہ کی رضا کے لئے دنیا کے تمام معاملات چھوڑ دیئے جائیں، رہبانیت سے مراد یہ ہے کہ دنیا سے قطع تعلق کر کے جنگلوں اور پہاڑوں میں اکیلے زندگی بسر کی جائے، یہ حقوق میں اللہ تعالیٰ کا غلبہ تھا کہ صرف اللہ کی بندگی کی جائے اور دنیاوی معاملات مثلا بیوی، بچوں اور معاشرت وغیرہ کو ضروری نہ سمجھا جائے، حضورؐ نے اپنے متعدد ارشادات میں واضح طور پر رہبانیت کے تصور کی نفی فرمائی ہے، اور دوسری طرف خدا فراموشی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے وجود سے ہی انکار تھا، یا پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اور آسمانی تعلیمات کی نافرمانی اس قدر عروج پر تھی کہ وہ زمانہ اسلامی تعلیمات کی رو سے دور جاہلیت قرار پایا۔

اسلام نے حقوق اللہ اور حقوق العباد میں توازن قائم کیا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: واعبد اللہ ولا تشرکوابہ شئیاً وبالوالدین احساناً و بذی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب باالجنب وابن ا لسبیل وما ملکت ایمانکم۔[۲] اور تم اللہ کی عبادت اختیار کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اہل قرابت کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور غریب غربا کے ساتھ بھی اور پاس والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور دور والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور ہم مجلس کے ساتھ بھی اور راہ گیر کے ساتھ بھی اور ان کے ساتھ بھی جو تمہارے ملکیت میں ہیں۔


Contact Us | © 2020Copyright AJIS

ISSN:2582-7553

International Peer-Reviewed Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

اسلامی تعلیمات کا اصول یہ ہے کہ فرائض میں حقوق اللہ مقدم ہیں جبکہ فرائض کے علاوہ نوافل، مستحبات اور مباحات میں حقوق العباد مقدم ہیں۔

## رنگ ونسل، زبان، برادری اور علاقہ کی بنیاد پر امتیاز:

آج یہ کہا جاتا ہے کہ رنگ ونسل، برادری، زبان اور علاقہ کی بنیاد پر انسانوں کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک نہیں ہونا چاہیے۔ دنیا کے مختلف خطوں میں بسنے، مختلف زبانیں بولنے والے، مختلف معاشرت رکھنے والے اور مختلف رنگ ونسل کے لوگ یکساں سلوک کے مستحق ہیں اور بحیثیت انسان برابر ہیں۔ اسلام نے یہی بات تقریباً ڈیڑھ ہزار سال قبل کہی تھی۔ حضور کی بعثت کے وقت عرب قبائل کے صورت حال یہ تھی کہ قریش اور غیر قریش کے لوگ برابر نہیں سمجھے جاتے تھے۔ اگر قریش کے کسی فرد کے ہاتھوں کسی دوسرے قبیلے کا آدمی قتل ہو جاتا تھا تو قصاص میں دو آدمی قتل کیئے جاتے، یہ ایسا معاشرہ تھا جہاں عرب والے عجمیوں کو اپنا ہم پلہ نہیں سمجھتے تھے۔ سرور کائناتؐ نے اس فرق کے خاتمے کا اعلان کیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا ان اللہ عزوجل یقول: **یا ایھا الناس انا خلقنا کم من ذکر و انثیٰ وجعلنٰکم شعوباً و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم، فلیس لعربی علی عجمی فضل ولا لعجمی علی عربی فضل ولا لا سود علی البیض ولا لابیض علی السود فضل الابالتقویٰ**۔[۳] کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے لوگو! میں نے تمہیں ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں اس لئے تقسیم کیا ہے تاکہ یہ باہم تمہای پہچان کا ذریعہ ہو۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت کا

ISSN:2582-7553
International Peer-Reviewed Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

مستحق وہ ہے جو زیادہ حدوود کا پابند ہے۔ اس لئے کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سیاہ فام کو سفید پر اور کسی سفید فام کو کسی سیاہ فام پر کوئی فضیلت حاصل نہیں فضیلت کا معیار صرف اور صرف تقویٰ ہے۔

حضورؐ نے رنگ و نسل کے امتیاز کو صرف زبان سے ہی نہیں ختم کیا بلکہ عمل سے بھی ختم کیا اور مساوات کا ایک جامع اور مکمل نمونہ پیش کیا۔ جب مکہ فتح ہوا تو آپؐ کے ساتھ دس ہزار صحابہ کرام کا لشکر تھا، ان میں بڑے اکابر صحابہ موجود تھے، مہاجرین بھی تھے اور انصار بھی لیکن آپؐ نے خانہ کعبہ کے بتوں کی صفائی کے بعد پہلی آذان کے لئے حضرت بلال حبشیؓ کا انتخاب کیا اور کہا کہ تم خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑے ہو کر اللہ کا نام بلند کرو، حضورؐ کے حکم سے حضرت بلالؓ کے اس عمل نے مسلمانوں کی تاریخ میں کالے اور گورے کے اس فرق کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا۔

## جان ومال اور آبرو کی حفاظت:

انسانی حقوق کے حوالے سے بات کہی جاتی ہے کہ معاشرے میں جان ومال اور آبرو کا تحفظ انسان کا بنیادی حق ہے۔ حجۃ الوادع کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دمأکم و اموالکم و اعراضکم علیکم حرام کحرمت یومکم ھذا فی شھرکم ھذا وفی بلد کم ھذا او کما قال ﷺ کہ تمہاری جانیں، تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں، تم پر (آپس میں) اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن اور اس مہینے میں تمہارے اس شہر کی حرمت ہے۔ اسی طرح ایک موقع پر آپؐ نے ارشاد فرمایا **الاانما ھن اربع! ان لا تشرکوا باللہ**

**شیئا، ولا تقتلوالنفس التی حرم اللہ بالحق، ولا تزنوا، ولا تسرقوا۔** ؀۵ کہ آگاہ رہو! ان چار باتوں سے بچنا! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، خدا کی حرام کردہ کسی جان کو ناحق قتل نہ کرنا، زنانہ کرنااور چوری نہ کرنا۔

رسول اللہ نے ایسی گفتگو کو گناہ عظیم بتایاہے جس سے کسی کی بے عزتی کا پہلو سامنے آتا ہو۔ جو شخص کسی پر بدکاری کی تہمت لگائے وہ سزا کا مستحق ہے کیونکہ اس نے کسی دوسرے کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم مین غیبت سے منع فرمایاہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ** ؀۶ اور کوئی کسی کی غیبت نہ کیا کرے، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، سو تم اس کو ناپسند کرتے ہو۔

اسلام کے احکام سے زیادہ جامع احکام کسی کو ہیں کہ کسی ناحق قتل کرنا، کسی کی عزت کو مجروح کرنا، کسی کی غیبت کرنااور کسی پر بہتان لگانا، یہ سب قابل سزااور جرم قرار دیاہے۔

## اپنا حق طلب کرنے کا شعور:

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ صحابہ کی مجلس میں تشریف فرماتھے ایک صحابی نے جسم پر صرف اور صرف چادر باندھ رکھی تھی، حضورؐ کے ہاتھ میں ایک کھجور کی چھڑی تھی جو گھڑی ہوئی تھی، باتوں باتوں میں محبت سے نبی کریم ﷺ نے اس کی کمر پر چھڑی ماردی جس سے اس صحابی کے بدن پر خراش آگئی۔ اس صحابی نے کہا کہ آپ نے مجھے چھڑی ماری ہے میں آپ سے اس کا بدلہ لونگا، حضورؐ

ISSN:2582-7553
International Peer-Reviewed Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

نے چھڑی اس کے ہاتھ میں دی اور کمر آگے کر دی اس نے چھڑی پکڑ لی اور کہا بدلہ برابر نہیں ہیں میری کمر ننگی تھی جبکہ آپؐ نے کرتا پہن رکھا ہے، تو حضورؐ نے کرتا اتار کر ننگی کمر اس کے سامنے کر دی کہ تمہارا یہ حق ہے کہ تم پورا بدلہ لو۔ صحابی نے حضورؐ کو ہاتھوں میں جکڑ لیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! میں تو بدن سے بدن ملانے کا بہانہ ڈھونڈ رہا تھا میرا ارادہ آپ سے بدلہ لینے کا نہیں تھا۔ لیکن آپؐ نے دنیا کو بتایا کہ اپنے حق کا مطالبہ کرنا بھی انسان کا حق ہے۔

## رشتہ داروں کے حقوق:

نبی کریم ﷺ نے صلہ رحمی کی تلقین بھی کی اور اپنی حیات مبارکہ میں بے شمار مقامات پر عملی مثالوں کے ذریعے اس کی تعلیم بھی دی۔ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حضورؐ کے طرز عمل کو دیکھا جائے تو خاندانی نظام کا ایک ایسا مربوط نمونہ سامنے آتا ہے۔ حضورؐ نے ایک شخص کی زندگی میں والدین کے مقام اور ان کی حیثیت کی اہمیت کو اس انداز سے بیان فرمایا ہے کہ والدین کی نافرمانی کو کبیرہ گناہ قرار دیا اور والدین کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کو جنت کا راستہ بتلایا۔ چنانچہ ایک موقع پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان اللہ عزوجل یوصیکم بأ مھاتکم۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ماؤں کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کرتے ہیں۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے اپنے رشتہ دار اوں پر خرچ کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا کہ دینے والے کا ہاتھ اوپر (بہتر) ہوتا ہے۔

ISSN:2582-7553
International Peer-Reviewed Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

## عورتوں کے حقوق:

دنیا میں انسانی حقوق کے حوالے سے عورتوں کے حقوق کی بات بھی ہو رہی ہے۔ آج ہمارے معاشرے میں عورت کی جبری شادی کی جاتی ہے، اس کا مہر مختلف بہانے سے ہضم کر لیا جاتا ہے اور اسے جائداد اور وراثت میں سے حصہ نہیں ملتا۔ جناب نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوادی کے خطبے میں ارشاد فرمایا تھا کہ، واستوصوا بالنسأ خیراً، ان لکم علی نسأ حقا ولھن علیکم حقا[9] کہ سنو! عورتوں کے ساتھ بھلائی کے بارے میں میری وصیت قبول کرو تمہارے حقوق عورتوں پر ہیں اور عورتوں کے حقوق تم پر ہیں۔ یعنی مرد و عورت، دونوں طرف سے حقوق ادا ہونگے تو بات آگے چلے گی۔ پھر آگے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں عورتوں کے بارے میں سب سے زیادہ نصیحت کرتا ہوں کہ یہ عورتیں فطرتاً (اپنی ساخت کے اعتبار سے) مرد سے کمزور ہیں، طاقت ور کی ذمہ داری ہے کہ وہ کمزور کے حقوق ادا کرے۔

اسی طرح ایک موقع پر آپؐ نے ارشاد فرمایاکہ **فاتقوااللہ فی النسأ فانکم اخذ تمو ھن بامان اللہ واستحللتم فروجھن بکلمۃ اللہ۔**[10] کہ عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی امان کے تحت اپنے نکاح میں لیا اور خدا کی اجازت کے تحت ان کی شرم گاہوں سے فائدہ اٹھانا تمہارے لئے حلال ہوا ہے۔

ISSN:2582-7553
165| Page
International Peer-Reviewed Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

## نادار لوگوں کی مدد:

حضرت عمر فاروقؓ رات کی تاریکی میں گشت کیا کرتے تھے، ایک دفعہ مدینہ کی گلیوں میں گشت کر رہے تھے کہ ایک گھر سے بچے کے رونے کی آواز آئی، جب آپؓ نے تیسری مرتبہ اس گلی میں چکر لگایا تو ابھی تک بچے کے رونے کی آواز آرہی تھی، حضرت عمرؓ نے دروازہ کو دستک دیا تو ایک بڑھیا نکلی پوچھا اماں کیا بات ہے بچے مسلسل کیوں رو رہے ہیں تو بوڑھیا نے جواب دیا کہ بچے بھوک سے رو رہے ہیں اور کھانے کو کچھ نہیں ہے اس کے بعد حضرت عمر خود اپنے خادم کے ساتھ بیت المال گئے اور آٹے کی بوری خود اپنے کندھے پر رکھ کر لائے اور بڑھیا کو آٹا دیا اس کے بعد خود آگ جلا کر دی اور اس نے آٹا لیکر کھانا پکانے کا سلسلہ شروع کر دیا۔

اس دوران حضرت عمرؓ وہاں موجود رہے بڑھیا سے بات چیت کرتے رہے۔ فرمایا کہ اماں عمر اس شہر میں رہتا ہے کہ اگر کھانے کو کچھ نہیں تھا تو عمر کو جا کر بتایا ہوتا۔ تو بڑھیا نے جواب دیا کہ یہ میرا کام نہیں کہ میں جا کر بتاؤں کہ میرے بچے بھوکے ہیں بلکہ یہ کام عمرؓ کا ہے کہ وہ علم رکھے کہ شہر میں کون کون سے گھر بھوکے ہیں۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے دوسرا سوال پوچھا اماں! عمر بھی ایک آدمی ہے کس کس کا پتہ رکھے گا تو بڑھیا نے جواب دیا کہ بیٹا اگر عمرؓ اپنی رعیت کے بھوکوں کا پتہ نہیں چلا سکتا تو اسے یہ مسند خالی کر دینی چاہیے۔

آج سے ڈیڑھ ہزار سال قبل جناب نبی کریم ﷺ نے اور ان کے بعد خلفأ راشدین نے لوگوں کو یہ شعور دیا کہ اپنا حق کس طرح اور کس حوالے کے ساتھ حاصل کرنا چاہیے۔

ISSN:2582-7553
International Peer-Reviewed Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4
AJIS

## قانون کی نظر میں سب کا برابر ہونا:

امیر المومنین حضرت علیؓ کی ایک زرہ گم ہوگئی تھی جو کسی طرح ایک یہودی کے ہاتھ میں چلی گئی، حضرت علیؓ نے کسی جگہ وہ زرہ دیکھی تو پہچان لی کہ یہ تو میری زرہ ہے جبکہ یہودی کا کہنا تھا کہ اس نے وہ زرہ کہیں سے خریدی ہے۔ حضرت علیؓ نے قاضی شہر کی عدالت میں دعویٰ کر دیا کہ یہ میری زرہ ہے اور اس یہودی کے پاس ہے قاضی شریح حضرت علیؓ کی حکومت میں چیف جسٹس تھے۔ چونکہ دعویٰ حضرت علیؓ نے دائر کیا تھا اس لیے مدعی خود تھے عدالت نے حضرت علی سے گواہ کا مطالبہ کیا اور ایک طرف یہودی بھی عدالت میں کھڑا ہے اسی کے ساتھ میں حضرت علیؓ بھی کھڑے تھے حضرت علی نے گواہ پیش کئے جن میں ایک ان کا بیٹا حضرت حسن تھے اور دوسرا کوئی اور شخص تھا۔ قاضی نے کہا کہ جناب بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں قبول نہیں ہے۔ اگر حسن کے علاوہ کوئی اور گواہ ہے تو لائیے ورنہ میں آپ کے خلاف فیصلہ کرتا ہوں۔ حضرت علی نے فرمایا کہ میرے پاس اور کوئی گواہ نہیں ہے۔ قاضی شریح نے حضرت علیؓ کے سامنے کھڑے کھڑے یہ فیصلہ سنادیا کہ جناب یہ زرہ اس یہودی کی ہے میں آپ کا دعویٰ خارج کرتا ہوں۔[11]

قانون کی نظر میں برابری کا جو تصور اسلام نے دیا ہے تمام تر تہذیب و تمدن کے دعوؤں کے باوجود دنیا آج بھی اس مقام تک نہیں پہنچی۔

ISSN:2582-7553
International Peer-Reviewed Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

## نجی زندگی کا تحفظ:

نجی زندگی کا تحفظ بھی انسانی حقوق میں سے ہے۔ ایک شخص کو اپنی نجی زندگی، شخصی زندگی اور گھر کی چہار دیواری کے اندر کی زندگی کا تحفظ حاصل ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرمایا کہ: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا**

12ے

اے ایمان والوں زیادہ تر بدگمانیوں سے بچتے رہو بے شک بعض بدگمانیاں گناہ کا موجب ہوتی ہیں اور کسی کی برائی کے کھوج میں نہ لگے رہو یعنی دوسروں کے حالات اور معاملات کی ٹوہ نہ لگاتے پھرو۔

لوگوں کے نجی خطوط پڑھنا اور مختلف طریقوں سے دوسروں کی خانگی زندگی یا ان کے ذاتی معاملات کی کھوج لگانا ایک بہت بڑی بداخلاقی ہے۔ جس سے طرح طرح کے فساد رونما ہوتے ہیں۔

حضورؐ نے فرمایا کہ جب کسی کے گھر جاؤ تو اجازت لئے بغیر گھر میں مت داخل ہو۔ آپ کا یہی معمول تھا کہ جب وہ کسی کے گھر جاتے تو باہر سے بلند آواز سے سلام کرتے اگر کوئی جواب آتا تو آپؐ اندر داخل ہوتے ورنہ واپس لوٹ جاتے اور یہ اجازت مانگنا دوسروں کے گھر کی نجی زندگی کا تحفظ ہے۔

ایک شخص نبی کریمؐ کی خدمت میں آیا اور پوچھا یارسول اللہ! میں اپنی ماں کے گھر جاؤں تو اس سے بھی اجازت مانگوں، فرمایا، ہاں اس سے بھی اجازت مانگو۔ پوچھا یارسول اللہ! میری ماں الگ گھر میں رہتی ہے کیا میں اس سے بھی اجازت مانگوں آپ نے پھر فرمایا ہاں اس سے بھی اجازت مانگ کر اندر جاؤ۔ اس نے پھر تیسری بار پوچھا، یارسول اللہ مجھے بار بار جانا پڑتا ہے حضورؐ نے اس پر کہا کہ اگر تمہاری ماں کسی نامناسب حالت میں بیٹھی

International Peer-Reviewed Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

ہو تو کیا تم دیکھنا پسند کروگے، اس نے کہا نہیں فرمایا پھر اجازت لے کر جاو، یہ ایک گھر کی نجی زندگی کا تحفظ ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ انسانی حقوق کا تصور سب سے پہلے اسلام نے دیا ہے چاہے وہ رائے کی آزادی ہو، جان کا تحفظ ہو، مال کا تحفظ ہو، آبرو کا تحفظ ہو، گھریلو زندگی کا تحفظ ہو، عورتوں کے حقوق ہوں، غلاموں کے حقوق ہوں، رشتہ داروں کے حقوق ہوں، یا اپنا حق مانگنے کا شعور ہو، یہ سب معاملات جناب نبی کریم ﷺ نے سکھائے ہیں اور آج کی نسل انسانی اپنے تمام تر دعوؤں اور اور ترقی کے باوجود اس مقام تک نہیں پہنچ سکی جس کا علمی نقشہ جناب نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین کے دور مین صحابہ اکرام نے پیش کیا تھا اسلام کو اگر سمجھنا ہے تو خلفائے راشدین کے دور کو سامنے رکھ کر سمجھنا ہو گا کیوں کہ وہی آئیڈیل دور ہے اور وہی مثالی اجتماعی سوسائٹی ہے جس کی بنیاد حقوق اللہ اور حقوق العباد پر قائم کی گئی تھی۔

## حوالجات


1. صیح بخاری: باب من اقسم علی اخیہ یفطر فی القطوع ولم یرا
2. سورہ النسأ۔ پارہ ۴ آیت ۳۶
3. المعجم الکبیر: باب نمبر ۴ الجزٔ ۱۲ ص۔ ۳۶۰ حدیث نمبر، ۱۴۴۴۴
4. ابن حجر عسقلانی: فتح الباری ج / ۱۰ ص، ۴۶۳
5. مسند احمد بن حنبل: باب حدیث سلمۃ بن قیس الاشجعیؓ، الجزٔ ۳۸ ص، ۲۷۴ حدیث نمبر ۱۸۲۲۰

ISSN:2582-7553



International Peer-Reviewed Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

6. سورۃ الحجرات: آیت نمبر ۱۲

7. المعجم الکبیر للطبرانی: باب نمبر ۱۲، الجزء ۸ ص، ۱۵۹ حدیث نمبر ۷۵۳۱

8. مسند احمد بن حنبل: باب حدیث ابی رمثہ عن النبیؐ، الجزء ۱۴ ص، ۷ ۳۴ حدیث نمبر ۶۸۸۱

9. سنن ترمذی: باب ماجائی فی حق المرأۃ علی زوجھا، الجزء ۴ ص، ۳۹۱ حدیث نمبر ۱۰۸۳

10. صحیح مسلم: باب حجۃ النبیؐ الجزء ۶ ص، ۲۴۵ حدیث نمبر ۲۱۳۷

11. علامہ جلال الدین سیوطی: تاریخ الخلفا ص، ۲۳۳ مترجم مولانا حکیم شبیر احمد صاحب انصاری۔

12. سورۃ الحجرات: آیت نمبر ۱۲

 © 2020Copyright AJIS